اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دارالامان

خطبہ نمبر ۳۳

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی [illegible]
سہ ماہی [illegible]
بیرون ہند سالانہ [illegible]

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲ دسمبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۷۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں

"ایک فرائض ہوتے ہیں۔ دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں۔ جو بطورِ حق واجب کے ہیں۔ اور نوافل وہ ہیں۔ جو زائد از فرائض ہیں۔ اگر کوئی کمی رہ گئی ہو۔ تو نوافل سے پوری ہو جائے۔ لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں نہیں یہ بات نہیں ہے۔ ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ انسان زکوٰۃ دیتا ہے۔ تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا رکھے۔ قرض لے۔ تو کچھ ساتھ زائد بھی دے۔ کیونکہ اس نے مروّت کی ہے۔ نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے۔ کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے۔ وہ اب پورا ہو جائے۔ یہی وہ راز ہے۔ جو نوافل کو قربِ الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ گویا خشوع اور تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی لئے تقرب کی وجہ ہیں۔ ایام بیض کے روزے۔ شوال کے چھ روزے۔ یہ سب نوافل ہیں۔ پس یاد رکھو۔ کہ خدا سے محبتِ تام نفل ہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں۔ یعنے جہاں میرا منشا ہوتا ہے۔ وہیں ان کی نظر پڑتی ہے"

(ملفوظاتِ احمد صفحہ ۱۲۷)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰۔ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ساڑھے آٹھ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت صبح کے وقت بوجہ دردِ سر ناساز تھی۔ لیکن دن میں بہتر رہی۔ چونکہ حضور نے تحریک جدید سے متعلق نفلی روزہ رکھا ہوا تھا۔ اس لئے شام کو روزہ کے ضعف کی وجہ سے طبیعت پھر ناساز ہو گئی۔ حضور کی صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج بعد نماز ظہر مدرسہ احمدیہ میں حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کی صدارت میں مدرسہ احمدیہ کا تقسیم انعامات کا جلسہ ہوا۔ جس میں پہلے مولوی عبدالاحد صاحب نے اور پھر حضرت میر محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے تقریریں کیں۔ آخر میں صدر محترم نے مدرسہ کے ان طلباء کو جو سالانہ امتحان میں دینیات کے پرچوں میں اول اور دوم رہے۔ انعامات دیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

245

رعائیت جلسہ سالانہ و تقریب جوبلی کیلئے خاص

حضرت خلیفۃ المسیح اول کے مجرب نسخہ جات حضور کے شاگرد کی دوکان سے ۱۵ دسمبر ۳۹ء سے ۱۵ جنوری ۴۰ء تک جو خطوط ڈاک میں پڑیں گے انکو رعائیت حاصل ہوگی

حبوب عنبری

(رجسٹرڈ) یہ گولیاں عنبر مشک موتی زعفران اور دیگر قیمتی اجزاء سے مرکب ہیں۔ ان کا استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جن کی قوت رجولیت کم ہو چکی ہو۔ اعصاب سرد پڑ چکے ہوں۔ دل ٹھنڈا ہو گیا ہو۔ سرور رٹ گیا ہو۔ چہرہ بے رونق۔ حافظہ کمزور اعضائے رئیسہ سرد پڑ گئے ہوں۔ کمر درد ہوتا ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ حبوب عنبری کا استعمال بجلی کا اثر دکھاتا ہے۔ گئی ہوئی طاقت واپس آجاتی ہے۔ دل میں خوشی و سرور پیدا ہوتا ہے۔ اعصاب یعنی پٹھے طاقتور ہو جاتے ہیں۔ جسم فربہ اور چست چالاک ہو جاتا ہے۔ گویا ضعیفی کی دشمن ہے۔ جوانی کی محافظ ہے۔ جائز حاجت مند آرڈر روانہ کریں۔ حبوب عنبری کے ایک بار کھانے سے ۱۰ سال تک مقوی ادویات سے چھٹی ہوتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی پندرہ روپے رعائتی ۱۳ عہ

محافظ جنین حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

استقاط حمل کا مجرب علاج ہے۔ جن کے بچے پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ یا حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا جن کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور لڑکیاں زندہ رہتی ہیں۔ لڑکے اول تو کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور پھر معمولی صدمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ یا ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہیچش بخار۔ نمونیہ۔ سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے نکلنا۔ بدن پر خون کے دھبے پڑنا وغیرہ میں مبتلا رہ کر داعی اجل ہوتے ہیں۔ ایسے وقت میں جو والدین پر صدمہ گزرتا ہے۔ خداوند کریم اس سے ہر ایک کو محفوظ رکھے آمین۔ اس بیماری کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس کیلئے حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ ام نور الدینؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے حضور کی مجرب دوا حب اٹھرا رجسٹرڈ حضور کے ارشاد سے خلق خدا کی بہتری کیلئے تیار کر کے اس کا فیض عام کیا ہے۔ جو ۱۹۱۰ء سے آج تک جاری ہے۔ ہزاروں گھر صاحب اولاد ہو چکے ہیں۔ اب جن گھروں میں اٹھرا کی بیماری نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے۔ وہ خدا پر بھروسہ رکھیں اور حب اٹھرا رجسٹرڈ فوراً استعمال کرا دیں۔ اسکے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اور والدین کیلئے ٹھنڈک قلب اور باعث شکریہ ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر لعہ روپے نصف منگوانے پر عہ اس سے کم عہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک

حب نظامی (رجسٹرڈ)

یہ گولیاں موتی مشک۔ زعفران۔ کشتہ یشب۔ عقیق مرجان وغیرہ سے مرکب ہیں۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے مثل ہیں۔ حرارت عزیزی کے بڑھانے میں بے حد اکسیر ہیں۔ جس پر انسان کی صحت کا دار و مدار ہے۔ طاقت مردمی کے بڑھانے میں لاجواب ہیں۔ کمزوری کی دشمن ہیں۔ طاقت اور توانائی کی دوست ہیں۔ دل و دماغ۔ جگر۔ سینہ۔ گردہ۔ مثانہ کو طاقت دیتی اور امساک پیدا کرتی ہیں۔ قوت باہ کے مایوسوں کے لئے تحفہ خاص ہے۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک ۶۰ گولی چھ روپے۔ رعائتی چار روپے

نعمت الٰہی لڑکے پیدا ہونے کی دوائی

یہ دوائی مرد کو کھلائی جاتی ہے۔ ایسا کون ہے جسکو نرینہ اولاد کی خواہش نہ ہو۔ اس بہترین ثمر کا ہر ایک انسان خواہشمند ہے۔ جس گھر میں نرینہ اولاد نہ ہو۔ کیا امیر کیا غریب ہر وقت اولاد کی خواہش رکھتے ہوئے اداس غمگین وغیرہ مصائب میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور جن کو مولا کریم نے نرینہ اولاد دی ہے۔ وہ بھی اور کی خواہش رکھتے ہیں۔ لہذا جن دوستوں کو نرینہ اولاد کی ضرورت ہو۔ وہ ارسطوئے زماں استاذی المکرم حضرت مولانا شاہی طبیب حکیم نور الدینؓ کی مجرب لڑکے پیدا ہونے کی دوائی کا استعمال کر کے بے ثمری کا داغ دور کریں۔ مکمل خوراک چھ روپے رعائتی چار روپیہ علاوہ محصولڈاک دواخانہ معین الصحت سے مل سکتی ہے۔

قبض کشا گولیاں

قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ کبھی کبھار کی قبض بھی ناک میں دم کر دیتی ہے۔ اور دائمی قبض سے تو اللہ تعالےٰ محفوظ دامن میں رکھے آمین۔ دائمی قبض سے بواسیر ہو جاتی ہے۔ حافظہ کمزور۔ نسیان غالب۔ ضعف بصر۔ دھند۔ نکرے۔ آشوب چشم ہوتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پھولتے ہیں۔ کام کو جی نہیں چاہتا۔ ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ معدہ جگر تلی کمزور ہوتے ہیں۔ اور کئی قسم کی بیماریاں آن موجود ہوتی ہیں۔ ہماری تیار کردہ قبض کشا گولیاں مذکورہ بالا بیماریوں کیلئے اکسیر سے بڑھ کر ثابت ہو چکی ہیں۔ ان کے استعمال سے متلی گھبراہٹ وغیرہ نہیں ہوتی رات کو کھا کر سو جائیں صبح کو اجابت کھل کر آتی اور طبیعت صاف ہو جاتی ہے۔ ان کا استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت یکصد گولی ۱؎ رعایتی عہ

مقوی دانت منجن

اگر آپ کے دانت کمزور ہیں۔ مسوڑھوں سے خون یا پیپ آتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ دانت ہلتے ہیں۔ گوشت خورہ یا پائیوریا کی بیماری ہے۔ دانت میلے ہیں۔ ان کی وجہ سے معدہ خراب ہے۔ ہاضمہ بگڑ گیا ہے۔ دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے تو ان امراض کیلئے ہمارا تیار کردہ مقوی دانت منجن استعمال کرنے سے بفضل خدا تمام شکایات دور ہو جاتی ہیں۔ اور دانت مضبوط ہو کر موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ قیمت دو اونس شیشی ۱۲ر رعائتی ۸ر

تریاق گردہ

درد گردہ ایسی موذی بلا ہے۔ کہ الامان جس کو ہوتا ہے۔ وہی اس کی تکلیف کو جانتا ہے۔ اس کا دورہ جب شروع ہوتا ہے اسوقت انسان زندگی کا خاتمہ سمجھتا ہے۔ اس کیلئے ہمارا تیار کردہ تریاق گردہ و مثانہ بعید اکسیر ثابت ہو چکا ہے اس کی پہلی خوراک سے آرام شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے بفضل خدا پتھری یا کنکری خواہ گردہ میں ہو خواہ مثانہ میں خواہ جگر میں ہو۔ سب کو باریک پیس کر بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہوا بیمار کو آگاہ کر جاتا ہے۔ اسکے بعد بیمار کو درد کی شکایت نہیں ہوتی قیمت ایک اونس ۳؎ دو روپیہ رعائتی عہ

حب مفید النساء

یہ گولیاں عورتوں کی مشکلکشا ہیں۔ ان کے استعمال سے ایام ماہواری کی بیقاعدگی۔ کم آنا۔ زیادہ آنا۔ نلوں کا درد۔ کمر کا درد کولہوں کا درد متلی۔ قے چہرہ کی بے رونقی۔ چہرہ کی چھائیاں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن۔ اولاد کا نہ ہونا وغیرہ سب امراض دور ہو جاتے ہیں۔ اور بفضل خدا اولاد کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی خوراک عاؔ رعائتی عہ

دواخانہ ہذا نے ان کے علاوہ تمام ادویات میں رعایت کردی ہے ضرورتمند اصحاب موقعہ سے فائدہ اٹھائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول نور الدینؓ اعظم دواخانہ معین الصحت قادیان

250

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۹ نومبر۔ ہلسنگ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج روس کے فوجی دستہ نے فن لینڈ میں داخل ہو کر ایک چوکی پر حملہ کر دیا۔ حکومت فن لینڈ نے اپنی فوج کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ سرحد سے کچھ دور ہٹ جائے۔ ایک اور اطلاع مظہر ہے کہ ناروے کے جنوبی ساحل میں بحری جنگ ہو رہی ہے۔

روس نے فن لینڈ کے معاہدہ عدم اقدامات جارحانہ کی منسوخی کا اعلان کر دیا ہے یہ معاہدہ ۱۹۳۲ء میں طے ہوا تھا۔ اور اس کا مقصد یہ تھا۔ کہ آپس کے جھگڑوں کو باہمی گفت و شنید سے طے کیا جائے

آج صبح جنوب مغربی ساحل پر جرمنی کے تین بحری طیاروں اور رائل ایئر فورس کے طیاروں میں مقابلہ ہوا۔ ایک جرمن بحری طیارہ سمندر میں گرا لیا گیا۔ تلاش کے باوجود اس کے افراد کا پتہ نہیں لگ سکا

آج دریائے ٹیمز کے دہانہ پر طیارہ شکن توپوں کے چلنے کی آوازیں آئیں۔ مگر نہ تو کسی خطرہ کا الارم کیا گیا اور نہ کوئی جرمن طیارہ پرواز کرتا دکھائی دیا۔

حکومت برطانیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے کہ دوشنبہ کو برطانوی طیاروں نے ہالینڈ پر پرواز کی تھی۔ ان کا حلقہ پرواز شمال مغربی جرمنی تک محدود تھا۔

جرمن وائرلیس سے اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ایک جرمن آبدوز نے برطانیہ کا ایک جنگی جہاز غرق کر دیا۔ لیکن برطانیہ نے اس خبر کی پُرزور تردید کی ہے۔

جرمنی کا سامان برآمد ضبط کرنے کے متعلق جو اعلان شائع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ جرمنی نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ وہ تجارت کے لئے سخت تباہ کن ہے۔ اس لئے جوابی کارروائی کے طور پر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۴ دسمبر کے بعد جرمنی کا مال برآمد ضبط کر لیا جاسکے۔ یعنی جو جہاز ۴ دسمبر کے بعد جرمن بندرگاہوں سے روانہ ہونگے۔ حکومت فرانس نے بھی اسی قسم کا ایک اعلان جاری کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ غیر جانبدار ممالک کے لئے اس قانون کے نفاذ میں بعض رعایتیں ہونگی۔ مثلاً اگر ثابت ہو جائے۔ کہ مال ان کا ہے تو واپس کر دیا جائے گا۔ یا قیمت ادا کر دی جائے گی۔

قاہرہ ۳۰ نومبر۔ حکومت مصر کی طرف سے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ وہ فلسطین کے مصیبت زدہ مسلمانوں کے لئے ۲۵ ہزار پونڈ کی رقم بطور امداد بھیج رہی ہے۔ غرباء کے لئے پارچات بھی کثیر مقدار میں بھیجے جائیں گے۔

مصری حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ڈاکٹری کی تعلیم فرانسیسی اور انگریزی کے بجائے عربی میں دی جاتے۔ اس لئے فرانسیسی و انگریزی پروفیسروں کو موقوف کر کے ان کی جگہ عربوں کو رکھا جا رہا ہے ایک مصری انجمن نے حکومت کو نوٹس دیا تھا۔ کہ اگر عربی کو ذریعہ تعلیم نہ بنایا گیا۔ تو تعلیمی حکام کو قتل کیا جائے گا۔

حکومت مصر نے روسی باشندوں کی مردم شماری کا حکم دیا ہے۔ ان کے کاروبار قیام گاہوں۔ تعلیم اور مالی حالت کی پڑتال کی جائے گی۔ ہر ایک کے موجودہ چال چلن کی بھی تحقیق کی جائیگی۔

لنڈن ۹ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ ہفتہ میں جرمن کے ۲۱ ہزار پانسو ٹن مال پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ جس میں ۲ ہزار ٹن سے زیادہ پٹرول ہے

پٹرول پر پابندیوں کی وجہ سے اب انگلستان میں کم قیمت کی چھوٹی موٹروں کی مانگ بہت بڑھ رہی ہے۔ اور جنگ کے باوجود برطانوی کارخانے انہیں آسانی سے مہیا کر رہے ہیں۔

حکومت جنوبی افریقہ نے ملکی اور غیر ملکی خبروں کی اشاعت پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔

لنڈن ۲۹ نومبر۔ آج لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ برطانیہ کی دعوت پر روسی سفیر نے ان سے ملاقات کی۔ اور روسی پالیسی واضح کی۔

استنبول ۲۹ نومبر جرمن اخبارات نے لکھا ہے کہ ترکی اخبار اتحادیوں کی پاسداری کرتے ہیں۔ اس پر ترکی پریس نے لکھا ہے کہ نازیت انسانیت اور انسانی جذبات و احساسات کا قطعاً کوئی پاس نہیں کرتی۔ اور اس لئے ہم جرمنی کی پالیسی کو پسندیدہ نگاہ سے نہیں دیکھتے۔

ایران کے تمام شہروں اور سرحدوں پر اس وقت فوجی نقل و حرکت شروع ہے اور وسیع پیمانہ پر جنگی انتظامات ہو رہے ہیں۔ قزوین۔ تبریز۔ خراسان اور اصفہان کی طرف افواج بھیجی جا رہی ہیں۔ شاہ ایران نے افواج کی قیادت کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ اور روزانہ فوجی مستقروں کا معائنہ کرتے ہیں۔ سرحد پر اس وقت نوے ہزار ایرانیوں کو فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ حکومت آسٹریلیا نے فیصلہ کیا ہے کہ اتحادیوں کی امداد کے لئے نئے سال کے شروع میں ۲۵ ہزار ٹرینڈ فوج کو فرانس بھیج دے گی۔ وزیر اعظم آسٹریلیا نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ یہ جرمنی کے اس دعویٰ کا جواب ہے۔ کہ نوآبادیات برطانیہ کے ساتھ نہیں ہیں۔ مسٹر چیمبرلین نے دارالعوام میں اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا۔

کلکتہ ۱۳ نومبر۔ آل انڈیا فارورڈ بلاک کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل یہاں ختم ہو گیا اس میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد پر اظہار مایوسی کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ کانگرس واضح طور پر اعلان کر دے کہ آئندہ وہ کچھ کرنا چاہتی ہے یا نہیں۔ مسٹر بوس کو ڈکٹیٹر مقرر کر دیا گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ کمیٹی سول نافرمانی کے آغاز کے متعلق عنقریب اعلان کریگی۔

لنڈن ۳۰ نومبر۔ اس وقت ۷۳ جہاز جرمن بندرگاہوں میں نظر بند ہیں جن میں سے تین کے سوا باقی تمام غیر جانبدار ممالک کو جا رہے تھے۔ ان میں سے ۱۳ امریکہ کو جا رہے تھے

معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی بحیرہ بالٹک میں ہر قسم کی جہاز رانی کو بند کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ غیر جانبدار ممالک کی طرف سے ہی کیوں نہ ہو۔

۲۵ نومبر کو ختم ہونے والے ہفتہ میں اتحادیوں کے غرق شدہ جہازوں میں ۲۵ برطانیہ کے ہیں۔ جن کا مجموعی وزن ۲۰۷۸۷ ٹن ہے۔ فرانس کے صرف دو جہاز ڈوبے ہیں۔ غیر جانبدار جہازوں کے ڈوبنے کے متعلق جرمنی کا بیان ہے کہ وہ دراصل برطانی تھے اور بھیس بدل رکھا تھا۔

معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے بھی فن لینڈ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کر دی ہے۔ چنانچہ اس کے دو جہاز جو بحیرہ بالٹک میں جا رہے تھے۔ ضبط کر لئے ہیں

طہران ۲۹ نومبر۔ حکومت ایران نے جرمنی کے سامان برآمد کی ضبطی کے متعلق حکومت برطانیہ کے فیصلہ کے خلاف اسے ایک احتجاجی نوٹ ارسال کیا ہے اسی طرح ناروے کی حکومت نے بھی کیا ہے

لنڈن ۲۹ نومبر۔ کل پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں ملک معظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ میری رعایا جنگ کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لئے پوری پوری کوشش کر رہی ہے اور ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہے۔

حیدر آباد ۲۹ نومبر۔ حکومت نظام نے پبلک مقامات پر ریڈیو سے جرمن براڈکاسٹ سننے کی ممانعت کر دی ہے۔

روما ۲۹ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اطالوی فوج کے قریباً تین لاکھ افراد کو یکم دسمبر سے سپیشل رخصت دی جا رہی ہے۔

پشاور ۲۹ نومبر۔ کل رات پولیس اور فرنٹیئر کانسٹیبلری کی ایک جماعت ایک موضع سے ۵ قبائلی گرفتار کر کے بنوں کی طرف واپس آ رہی تھی۔ کہ قبائلیوں کی ایک جماعت نے اس پر حملہ کر دیا۔ پولیس کے دو سپاہی زخمی ہوئے۔ قبائلیوں کا ایک آدمی مارا گیا۔ کچھ عرصہ بعد قبائلی بھاگ گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری اعلان

بمقدمہ چنوں مزدور بنام غلام فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ احمد الدین صاحب زرگر مبلغ ۶/۸ روپیہ کی ڈگری بخلاف غلام فاطمہ بی بی صاحبہ ہو چکی ہے۔ اور اگرچہ نظارت امور عامہ کی طرف سے متعدد بار مطالبہ کیا گیا۔ لیکن خاتون مذکور غریب مزدور کی مزدوری ادا کرنے میں پس وپیش ہی کرتی رہی۔ صدر صاحب محلہ اور معزز خواتین محلہ کی کوششیں بھی بارآور نہ ہو سکیں۔ اور آج تک خاتون موصوفہ نے کچھ بھی ادا نہیں کیا۔

اب اس اعلان کے ذریعہ مسماۃ غلام فاطمہ بی بی صاحبہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر انہوں نے اعلان ہذا کی اشاعت سے دو ہفتہ تک کل رقم نظارت امور عامہ میں جمع نہ کرا دی۔ تو ان کے مقاطعہ کی سفارش حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دی جائے گی۔

انچارج شعبۂ تنفیذ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کیلئے رعائتیں!

آئندہ کرسمس اور نوروز کی تعطیلات کے لئے ۱۴۔ دسمبر سے لیکر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء تک واپسی ٹکٹ جو ۱۵ر جنوری ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر مندرجہ ذیل شرح سے جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یکطرفہ مسافت سو میل سے زائد ہو یا ۱۰۱ میل کا رعایتی کرایہ ادا کر دیا جائے

اول اور دوم درجہ ۱ ½ کرایہ

درمیانہ اور سوم درجہ ۱ ½ کرایہ

چیف کمرشل مینجر

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفا خانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

ضرورت رشتہ

یو۔ پی کے خطیب وقاضی دو انصاری خاندان کی تین تعلیم یافتہ کنواری لڑکیوں کے لئے رشتے مطلوب ہیں۔ یو۔ پی یا دکن کے خواہشمند دوستوں کو ترجیح ہوگی۔

خط وکتابت بنام مولٰنا عبد الرحیم صاحب نیر۔ نیر کاٹیج قادیان کی جائے۔

حضرت سلطان القلم مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کی قیمت میں پچاس ۵۰ فیصدی رعایت

پچاس ۵۰ روپیہ کی ستر ۷۰ کتابیں صرف پچیس ۲۵ روپیہ میں

اب تو کسی احمدی دوست کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ سے محروم نہیں رہنا چاہئیے۔ اور جہاں دوسری ضروریات پر زندگی میں صدہا بلکہ ہزارہا روپیہ خرچ ہوتا رہتا ہے۔ صرف پچیس ۲۵ روپیہ کے عوض اس نایاب خزانہ کو حاصل کر کے اپنے گھر میں احمدیہ لائبریری قائم کر لینی چاہیئے۔ تاکہ رشتہ داروں اور دوستوں میں تبلیغ کی جا سکے۔ اور بال بچوں کو احمدیت کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ "ہماری کتابوں کو پڑھنے والا کسی میدان میں کسی بڑے سے بڑے غیر احمدی مولوی سے شکست کھا کر مغلوب نہیں ہو سکتا" نیز آپ نے فرمایا ہے کہ "جو شخص ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا۔ اس میں ایک قسم کا تکبر پایا جاتا ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر ۷۰ کتابیں جو بجائے پچاس ۵۰ روپیہ کے صرف پچیس ۲۵ روپیہ میں ملتی ہیں۔ ان میں سے صرف دس کتابوں کی سابقہ اور موجودہ قیمتیں آپ کے ملاحظہ کے لئے درج کی جاتی ہیں:۔

نمبر	کتاب	قیمت سابقہ	موجودہ (رعایتی)
(۱)	ازالہ اوہام ہر دو حصہ مکمل قیمت اصلی	۳ؔ/	عہ/
(۲)	تریاق القلوب	۱۲ؔ/	عصہ/
(۳)	براہین احمدیہ جلد پنجم	۱۲ؔ/	عصہ/
(۴)	سرمہ چشم آریہ	عصہ/	۱۰/
(۵)	منن الرحمان	عہ/	۷/
(۶)	آئینہ کمالات اسلام	للعہ/	۱۲ؔ/
(۷)	حقیقۃ الوحی	صہ/	عہ/
(۸)	چشمۂ معرفت	۱۲ؔ/	عصہ/
(۹)	خطبہ الہامیہ	عصہ/	۸/
(۱۰)	شہادت القرآن	۱۰/	سہ/

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مینجر بک ڈپو تالیف واشاعت قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب کی گورداسپور میں تشریف آوری

۲۸۔ نومبر کو ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب گورداسپور تشریف لائے۔ جہاں ان کے شایاں شان استقبال کیا گیا۔ ۲۹۔ نومبر کو ۴ بجے بعد دوپہر معززین ضلع گورداسپور نے جن میں جماعت احمدیہ کی طرف سے (۱) حضرت مرزا شریف احمد صاحب (۲) جناب چودہری فتح محمد صاحب ایم۔ اے (۳) صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بی۔ اے (۴) جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (۵) خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب (۶) جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر شامل تھے۔ ہز ایکسیلنسی کے اعزاز میں اعلےٰ پیمانہ پر ایک دعوت کا انتظام کیا۔ جس میں بہت سے اور معززین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ قادیان سے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ۔ جناب ملک مولا بخش صاحب۔ جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے اور ایڈیٹر "الفضل" مدعو تھے۔ کھانے پینے سے فارغ ہونے کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور نے جنگی اغراض کے لئے ضلع گورداسپور کے چندہ دینے والے اصحاب کی فہرست پڑھ کر سنائی جس میں سب سے بڑی رقم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تھی۔ حضور نے پانچ سو روپیہ اپنی طرف سے اور ایک ہزار روپیہ جماعت احمدیہ کی طرف عطا کیا۔ چندہ کی کل رقم ۷ ہزار تھی۔ جو اس موقع پر ہز ایکسیلنسی کی خدمت میں پیش کی گئی۔ ہز ایکسیلنسی نے اس کے متعلق شکریہ ادا کیا۔

"الفضل" کے خلاف احراری مقدمہ کا فیصلہ

بٹالہ ۳۰۔ نومبر ایڈیٹر اور پرنٹر "الفضل" کے خلاف ایک سال سے زائد عرصہ سے ملا عنایت اللہ احراری نے زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند جو مقدمہ دائر کر رکھا تھا۔ آج مجسٹریٹ صاحب علاقہ نے اس کا فیصلہ سنا دیا۔ ایڈیٹر پر اکاون روپے جرمانہ اور بعدم ادائیگی جرمانہ دو ماہ قید سخت اور پرنٹر پر پچیس روپے جرمانہ اور بعدم ادائیگی جرمانہ ایک ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سنایا۔ جرمانہ ادا کر دیا گیا ہے۔ عنقریب اس فیصلہ کے خلاف اپیل دائر کیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچیس سالہ دورِ خلافت ثانیہ کا شاندار مرقع

اگر احباب جماعت نہ صرف خود بلکہ دوسرے سمجھدار اور تعلیم یافتہ اصحاب کو بھی پچیس سالہ دور خلافت ثانیہ کی شاندار دینی خدمات اور حیرت انگیز کارناموں سے مطلع کرنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً "الفضل" کے جوبلی نمبر کی خریداری سے مطلع فرمائیں۔ جو قریباً ایک سو صفحہ کا شائع ہوگا۔ اور جس میں متعدد تصاویر بھی ہوں گی۔ قیمت فی پرچہ ۸/ مع محصولڈاک احباب زیادہ سے زیادہ پرچے خرید کر تقسیم فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

قادیان میں پانچواں یومِ وقارِ عمل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کو پورا کرنے کی غرض سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ہر دو ماہ کے بعد "یوم وقار عمل" منایا کرتی ہے۔ جبکہ قادیان کے اصحاب کے لئے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا جاتا ہے۔ اب کی دفعہ ۲۹۔ نومبر کا دن اس غرض کے لئے مقرر کیا گیا۔ اور ایک پوسٹر کے ذریعہ تمام شہر میں یوم وقار عمل کے لئے دعوت عمل دی گئی۔ شریک کار ہونے والوں کو ستائیس مختلف گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ وہ سڑک جو ریتی چھلہ سے بھینی کو جاتی ہے درستی کے لئے منتخب کی گئی۔ اس کا سروے کرایا گیا۔ اور نشان لگوائے گئے۔ کام دس بجے شروع کیا گیا۔ اب کے کچھ سامان عاریتاً بھی لینا پڑا۔ ضروری امور کی سر انجام دہی کے لئے مقام عمل پر مجلس کا دفتر بھی موجود تھا۔ جہاں مجلس کے جھنڈے "خدام الاحمدیہ" اور "وقار عمل" لہرا رہے تھے۔ یہ سڑک نشیب و فراز اور جھاڑیوں وغیرہ کی وجہ سے بہت خراب تھی۔ لیکن کام کرنے والوں نے ایسے شوق اور سرگرمی کے ساتھ کام کیا۔ کہ نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ سب چھوٹے بڑے سوائے معذوروں کے سروں پر ٹوکریاں اٹھائے یا ہاتھوں میں کدالیں لئے معروف تھے۔ کام کرنے والوں میں جماعت کے بزرگ بھی شامل تھے جو اپنے ہاتھ سے کام کرتے تھے۔ مثلاً حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب ساڑھے بارہ بجے تک سرگرمی سے کام کرنے کے بعد پندرہ منٹ کا وقفہ کیا گیا۔ اور پھر پوری سرگرمی سے دو بجے تک کام کرتے رہے۔ اس عرصہ میں نصف میل لمبی سڑک تیار ہوئی جھاڑیاں اکھیڑ دی گئیں۔ اور نشیب و فراز کو ہموار کر دیا گیا۔

ایسے موقع پر چونکہ چوٹ وغیرہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے حسب سابق فرسٹ ایڈ کا انتظام تھا۔

دو بجے کے بعد جب کام ختم ہوا۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے تمام مجمع سمیت دعا کی۔ اور کام کرنے والے اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔

نائب مہتمم شعبہ وقار عمل

چندہ جلسہ سالانہ فوراً بھجوایا جائے

انتظامات جلسہ سالانہ نہایت سرعت سے کئے جا رہے ہیں۔ جن کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ منتظمین جلسہ کا روپیہ کے لئے سخت مطالبہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہئے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ فوراً وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

نیز چندہ ہر ایک شخص سے ایکماہ کی آمد پر پندرہ فیصدی شرح سے وصول کیا جانا چاہئے اس سے کم شرح سے مطلوبہ رقم کا پورا ہونا مشکل ہے۔ جو اخراجات جلسہ سالانہ کیلئے اندازہ کی گئی ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی کی صحت کے متعلق اطلاع

اللہ تعالےٰ کے فضل سے مولوی محمد نذیر صاحب کی صحت ترقی کر رہی ہے۔ مگر آہستہ آہستہ۔ ابھی تک صرف دودھ ہی غذا ہے۔ پانی میں عرق سونف ملا کر قدرے پلایا جاتا ہے۔ پھلوں کا رس بھی دیتے ہیں۔ آج ڈاکٹر صاحب نے چند منٹ ٹیک لگا کر بیٹھنے کی اجازت دی۔ پیٹ کی حالت ابھی درست نہیں بلکہ گڑگڑاہٹ رہتی ہے۔ احباب دعاء صحت کریں۔

خاکسار حکیم فیروز الدین قریشی احمد آباد

246

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

فرائض کی کامل ادائیگی نوافل کے بغیر ناممکن ہے

اعلیٰ رُوحانی کمالات کے حصُول کیلئے نمازِ تہجّد اور دیگر نفلی عبادات بھی بجا لانی چاہئیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمُودہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۳۹ء

سُورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج لاؤڈ سپیکر بھی خراب ہے اور میری طبیعت بھی کچھ اچھی نہیں ہے ممکن ہے۔ میں سب دوستوں تک اپنی آواز نہ پہونچا سکوں:۔

اس ہفتہ میں
رمضان کا مبارک مہینہ ختم ہوا
ہے۔ اور وُہ شب بیداری جو بڑوں میں ہی نہیں۔ بلکہ چھوٹوں میں بھی پائی جاتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کا خاتمہ بھی نظر آتا ہے۔ لیکن اگر ہم حقیقت پر نگاہ ڈالیں۔ تو درحقیقت رمضان ہمیں مجرم بنانے کے لئے آتا ہے بہت سے لوگوں کو جب تہجد پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تو وُہ عذر کرتے ہیں۔ کہ ہماری
آنکھ نہیں کھُلتی
مگر رمضان میں روزوں کی خاطر اُن کی آنکھ کھُل ہی جاتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنکھ تو کھل سکتی ہے۔ مگر نفل اور فرض کا جو فرق ہے۔ اس فرق کی وجہ سے لوگوں سے سستی ہو جاتی ہے۔ رمضان کے روزے چونکہ فرض ہیں۔ اس لئے تمام مومن ان دنوں رات کے وقت اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور تہجد کی نماز چونکہ
نفل کی حیثیت
رکھتی ہے۔ اس لئے اس کی خاطر بعد میں اُٹھنا انسان پر گراں گزرتا ہے۔ پس رمضان ہماری اس کمزوری کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور اگر وُہ ایک طرف ہم سے عبادات کروا کے ہماری بعض اور کمزوریوں کو دُور کرتا ہے۔ تو دُوسری طرف وُہ ہم پر ہمارے نفس کی اس کمزوری کو ظاہر کر کے بتاتا ہے۔ کہ ہمارا نفس حکم ماننے کے لئے تو تیار ہے۔ مگر خوشی اور مرضی سے عبادت کرنے کے لئے تیار نہیں:۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے مقرر کردہ فرائض اس قسم کے
جبری احکام
نہیں ہوتے جیسے حکومتوں کے ہوتے ہیں۔ حکومتوں کے احکام کی جب کوئی شخص تعمیل نہیں کرتا۔ تو اسی وقت گرفت شروع ہو جاتی ہے۔ مقدمات چلتے ہیں۔ اور بالآخر اُسے سزا دے دی جاتی ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فرائض ایسے نہیں ہوتے۔ بے شک قیامت کے دن ہر انسان اللہ تعالےٰ کے حضور اپنے اعمال کے متعلق جوابدہ ہوگا۔ مگر دُنیا میں ایسا نہیں ہوتا۔ کہ جب کسی فرض کی ادائیگی میں کسی شخص سے کوئی کوتاہی ہو جائے۔ تو آسمان سے فرشتے اُتریں۔ اس کا مقدمہ خدا تعالےٰ کے سامنے پیش ہو۔ اور اس کے جرم کی اُسے سزا مل جائے۔ باوجود اس کے کہ اپنے دل میں ایمان رکھنے والا انسان سمجھتا ہے۔ کہ یہ خدا کا فرض ہے کسی کی کوتاہی پر نہ فرشتے اترتے ہیں نہ مقدمے ہوتے ہیں۔ اور نہ سزائیں ملتی ہیں۔ مگر اس کا دل جانتا ہے۔ کہ اگر میں نے خدا تعالےٰ کے کسی مقرر کردہ فرض کو چھوڑا۔ تو میں اس کی نظروں سے گر جاؤں گا۔ اسی لئے جب کسی حکم کے ساتھ فرض کا لفظ آتا ہے تو وُہ اُسے پورا کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ مگر جب کسی نیکی کے کام کے ساتھ نفل کا لفظ آجائے۔ تو وُہ کہتا ہے۔ اس کے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہے:۔
اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اگر کوئی شخص فرائض کو پوری طرح ادا کر دے۔ تو وُہ
خدا تعالےٰ کے سامنے بری الذمہ
ہو جاتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ فرائض کی ادائیگی نوافل کے بغیر پُوری ہوتی نہیں:۔

رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس میں ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ صحابہؓ کہتے ہیں۔ ہم آپؐ کی مجلس میں بیٹھے ہُوئے تھے۔ کہ ہمیں یوں آواز آنی شروع ہوئی۔ جیسے گنگناہٹ کی ہوتی ہے۔ اور ہمیں محسُوس ہُوا۔ کہ کوئی شخص آرہا ہے۔ تیز چلنے کی وجہ سے کچھ اس کے کپڑوں میں آواز پیدا ہو رہی تھی۔ اور کچھ آہستہ آہستہ وُہ بولتا چلا آرہا تھا۔ اور ان دونوں آوازوں نے مل ملا کر ایک شور سا پیدا کیا ہوا تھا۔ وُہ کہتے ہیں۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک بدوی تمام صفوں کو چیرتا ہُوا آگے آیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا پھر اُس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرتے ہُوئے عرض کیا۔ میں آپ کو اللہ تعالےٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا

کہ کیا اللہ تعالےٰ نے آپکو یہ حکم دیا ہے۔ کہ ہم پانچ وقت نمازیں پڑھا کریں آپ نے فرمایا ہاں اس نے کہا اچھا میں آپ کو اللہ تعالےٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے آپکو یہ کہا ہے۔ کہ ہم اپنے مالوں میں سے ہر سال زکوٰۃ نکالا کریں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ کہنے لگا۔ میں آپ کو اللہ تعالےٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ ہم ہر سال ایک مہینہ کے روزے رکھا کریں۔ آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ کہا ہے۔ کہ ہم

استطاعت پر حج

کیا کریں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس پر اس نے کہا۔ میں بھی اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں یہ تمام حکم بجا لاؤں گا۔ اور ان میں نہ کچھ کمی کرونگا اور نہ ان میں کسی قسم کی زیادتی کرونگا بے شک یہ ایک بدوی کا قول ہے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تصدیق فرمادی اور فرمایا اگر اس نے اپنی اس بات کو پورا کر دیا۔ تو وہ خدا تعالےٰ کے

فضل کا مستحق

ہو جائے گا۔ پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی شخص فرائض کو پوری طرح ادا کر دے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کے انعامات کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مگر یہ امر کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ کہ فرائض کی کامل ادائیگی نوافل کے بغیر ناممکن ہے۔ ایک شخص زکوٰۃ دیتا ہے۔ اور اپنی طرف سے پوری احتیاط کے ساتھ دیتا ہے۔ مگر بسا اوقات اس کے

اندازے میں غلطی

ہو جاتی ہے۔ اور اس نسبت سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جس نسبت سے زکوٰۃ کا ادا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ تو جو شخص اپنی طرف سے زکوٰۃ دینے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ اس کے متعلق بھی اس بات کا امکان ہوتا ہے۔ کہ اس کے اندازے میں غلطی رہ جائے اور قیامت کے دن اسے معلوم ہو کہ فرض زکوٰۃ جو اس پر عائد تھی۔ اس کی ادائیگی پورے طور پر نہیں ہوئی۔ بلکہ اس میں کمی رہ گئی ہے۔ یا ایک شخص صرف فرض نماز ادا کرتا ہے۔ اب فرض نماز میں بھی صرف یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے دو یا تین یا چار رکعات جو مقرر ہیں وہ ادا ہو جائیں۔ بلکہ رکعات کے ساتھ

خلوص اور محبت اور خشیت الٰہی

کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ چیزیں بھی فرض نماز کا حصہ ہیں۔ اس سے علیحدہ نہیں اب فرض کرو ایک شخص چار رکعت فرض نماز ادا کر دیتا ہے۔ مگر اس کے خلوص اور اس کی توجہ میں کمی رہ جاتی ہے تو گو وہ یہی سمجھے گا۔ کہ میں نے فرض نماز پوری طرح ادا کر دی۔ مگر قیامت کے دن اسے معلوم ہوگا۔ کہ اس کی فرض نماز کی ادائیگی کامل نہیں بلکہ ناقص ہے اسی طرح روزے انسان رکھتا ہی ہے۔ مگر بعض دفعہ کئی قسم کی بے احتیاطیاں بھی ہو جاتی ہیں۔ میں نے ایک گذشتہ خطبہ میں ہی بیان کیا تھا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ روزہ صرف اس امر کا نام نہیں کہ انسان بھوکا پیاسا رہے۔ بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی زبان اور اپنے تمام جوارح کو قابو میں رکھے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔ جو خلاف شریعت ہو۔ اب فرض کرو ایک شخص روزہ تو رکھ لیتا ہے مگر کسی کو گالی دے دیتا ہے یا کسی سے جھگڑ پڑتا ہے۔ یا کسی کی غیبت سن لیتا ہے۔ یا کسی کا شکوہ کرنے لگ جاتا ہے۔ تو اپنی طرف سے تو وہ یہی سمجھ رہا ہوگا۔ کہ میں نے روزہ رکھا ہے مگر

خدا تعالےٰ کے حضور

اس کا وہ روزہ نہیں ہوگا۔ اب ممکن ہے وہ سمجھتا ہو کہ میں نے رمضان کے مہینہ کے تیس روزے رکھ لئے۔ اور اپنے فرض کو کامل طور پر ادا کر دیا۔ مگر قیامت کے دن جب وہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش ہو۔ تو اسے معلوم ہو کہ کسی سال کے اس کے ۲۹ روزے لکھے ہوئے ہوں۔ کسی سال کے ۲۸ کسی سال کے ۲۷ اور کسی سال کے ۲۶ یہ تو اللہ تعالےٰ کے سامنے حاضر ہوتے ہی شوق سے پوچھے گا کہ میرے روزے کہاں ہیں جو میں نے ہر سال رکھے۔ اور جن میں میں نے ایک کی بھی کمی نہیں آنے دی۔ مگر جب اللہ تعالےٰ اپنا رجسٹر دکھائے گا۔ تو اس میں اس کے کسی سال کے ۲۸ روزے لکھے ہوئے ہونگے۔ کسی سال کے ۲۷۔ اور کسی سال کے ۲۶ اور اس طرح کئی مہینوں کے فرضی روزوں میں اسے کمی دکھائی دے گی۔ حالانکہ اس کی نجات پورے تیس روزوں پر ہوتی تھی۔ اسی طرح ایک شخص حج کرتا ہے مگر اس سے کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اب اس کا حج تو ہو جاتا ہے مگر وہ حج ناقص ہوتا ہے۔ حالانکہ اس پر جو حج فرض تھا۔ وہ ناقص نہیں تھا بلکہ وہ حج تھا جو تمام شرائط کے ساتھ ادا کیا گیا ہو۔ مگر یہ کوشش کے باوجود تمام شرائط کو پورا نہیں کر سکا۔ اور اس طرح اس کا

حج ناقص ہو گیا

تو چاروں فرائض میں باوجود اپنی طرف سے پوری کوشش کرنے کے کوئی نہ کوئی نقص رہ سکتا ہے۔ اور اس طرح نجات کے لئے انسان کو بعض

اور نیکیوں کی احتیاج

باقی رہتی ہے۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ کسی کو توفیق دیتا ہے۔ اور وہ ایک حج کی بجائے دو حج کر لیتا ہے۔ یا کسی کو اللہ تعالےٰ توفیق دیتا ہے۔ اور وہ فرض زکوٰۃ کے علاوہ اور دنوں میں بھی صدقہ وخیرات کرتا رہتا ہے۔ یا فرض نمازوں کے علاوہ وہ تہجد اور دوسرے نوافل بھی ادا کرتا رہتا ہے۔ تو قیامت کے دن جب اس کے فرض اعمال میں کمی واقعہ ہوگی اللہ تعالےٰ اپنے فرشتوں سے کہے گا۔ کہ اس بندے کا کچھ اور بھی حساب ہمارے ذمہ ہے لاؤ یہ کمی وہاں سے پوری کر دیں۔ فرض زکوٰۃ میں کمی ہوگی تو اللہ تعالےٰ فرمائیگا ہمارا یہ بندہ صدقہ وخیرات بھی کرتا رہتا تھا اس کمی کو وہاں سے پورا کر دیا جائے۔ فرض روزوں میں کسی قسم کی کوتاہی رہ گئی ہوگی۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ ہمارا یہ بندہ فرضی روزے ہی نہیں رکھتا رہا بلکہ

نفلی روزے

بھی رکھتا رہا ہے یہ کمی وہاں سے پوری کر دو۔ حج میں کوئی نقص ہوگا۔ تو اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ ہمارے اس بندے نے ایک اور حج بھی کیا ہوا ہے۔ وہاں سے اس کمی کو پورا کر دیا جائے غرض اگر یہ نوافل کا شوقین ہوگا۔ تو اس کا حساب بجائے کم ہونے کے کچھ بڑھ ہی جائے گا۔ اور اس زیادتی کی وجہ سے نہ صرف وہ اپنے حساب کو پورا کر دے گا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے زائد انعامات کا بھی مستحق ہو جائے گا۔ پھر ہم کو یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں بندہ نوافل کے ذریعہ ہی خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ

فرائض انسان کو صرف دوزخ سے بچاتے ہیں

اور جو شخص سزا سے بچ جائے۔ اس کے متعلق یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کا مقرب بھی بن سکے۔ سزا سے بچ کر یہ اپنے لئے صرف اتنا حق قائم کر لیتا ہے۔ کہ دوزخ میں نہ پڑے۔ مگر اسے اس بات کا حق نہیں مل جاتا کہ خدا تعالےٰ کی مجلس میں بھی بیٹھ سکے۔ خدا تعالےٰ کی مجلس میں آنے کا حق انسان کو نوافل سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اور میں تو نہیں سمجھ سکتا۔ کہ کوئی شخص ایسا بھی ہو جو یہ کہے کہ میری

عبادات کی صرف ایک ہی غرض

ہے۔ اور وہ یہ کہ میں جہنم میں نہ جاؤں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کے پاس پہونچوں یا نہ پہونچوں مجھے اس کی پروا نہیں۔ اگر کوئی شخص ایسا ہو تو اس کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس کا دل محبت الٰہی سے بالکل خالی ہے۔

تو یہ حدیث بھی بتاتی ہے کہ نوافل انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لیجانے والی چیزیں ہیں۔ اور درحقیقت

اعلیٰ روحانی کمالات

انہی سے حاصل ہوتے ہیں۔ فرضوں سے انسان صرف سزا سے بچتا ہے۔

تو رمضان کے ایام میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر دو باتیں ظاہر کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اگر ہم تہجد کے لئے اٹھنا چاہیں تو اٹھ سکتے ہیں۔ دوسری بات جو سوچنے والی ہے یہ ہے کہ آخر بچے بھی تو رمضان میں سحری کے وقت اٹھتے ہیں۔ ہم نے تو دیکھا ہے بچوں کو سختی سے روکنا پڑتا ہے۔ ورنہ وہ روتے ہیں اور کہتے ہیں ہم بھی روزہ رکھیں گے اور خواہ انہیں نہ جگایا جائے رمضان میں سحری کے وقت ان کی آنکھ ضرور کھل جاتی ہے۔ پس ہمیں غور کرنا چاہیئے کہ آخر وجہ کیا ہے۔ کہ دوسرے ایام میں تو بڑوں کی بھی آنکھیں نہیں کھلتیں اور رمضان میں بچوں کی بھی آنکھیں کھل جاتی ہیں؟

اس کی وجہ دراصل یہ ہے۔ کہ رمضان میں کثرت سے لوگ تہجد کے لئے اٹھتے ہیں۔ اور جب کثرت سے لوگ اٹھے ہوئے ہوں۔ تو بچوں اور کمزور لوگوں کی بھی شور سے آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ بھی دوسروں کو کثرت سے تہجد پڑھتے دیکھ کر خود تہجد پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ اس سے ہمیں معلوم ہوا کہ جب کسی قوم میں کثرت سے نیکی کا کوئی کام ہو رہا ہو۔ تو کمزور لوگوں کو بھی اس نیکی کے کرنے کی تحریک ہو جاتی ہے۔ تہجد کو ہی لے لو رمضان میں چونکہ کثرت سے لوگ تہجد پڑھتے ہیں۔ اس لئے دوسروں کی بھی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور ان پر اٹھنا گراں نہیں گزرتا۔ کیونکہ جب انسان دوسروں کو ویسا ہی کام کرتے دیکھتا ہے تو اس کی طبیعت کے سے بوجھ اتر جاتا ہے اور وہ بھی شوق سے اس میں حصہ لینے لگ جاتا ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت ابن عباس جو اس وقت چھوٹے بچے تھے آپ کے ہاں سوئے ہوئے تھے۔ آپکو تہجد کے لئے اٹھتے دیکھا تو خود بھی اٹھ کر تہجد کی نماز میں شامل ہو گئے۔ حضرت ابن عباس کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت

تیرہ سال کی عمر

تھی۔ اگر آپ کی وفات سے تین چار سال پہلے کا یہ واقعہ سمجھا جائے تو آپ نو دس سال کے اس وقت ہونگے غرض جب بڑے تہجد کے لئے اٹھتے ہیں۔ اس وقت انہیں اٹھتے دیکھ کر بچوں کی بھی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور وہ بھی ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔ پس

دوسرا سبق

رمضان سے ہمیں یہ ملا۔ کہ اگر تہجد پڑھنے والوں کی کثرت ہو جائے۔ تو کمزوروں کے لئے بھی اس عبادت کا بجالانا آسان ہو جاتا ہے۔ ہاں جب تہجد پڑھنے والوں کی قلت ہو تو پھر دوسروں کے لئے اٹھنا مشکل ہوتا ہے۔ اور وہ جواب دے دیتے ہیں۔ کہ یہ تو کسی

ہمت والے کا کام

ہے۔ لیکن اگر عام طور پر لوگ تہجد کے لئے اٹھتے ہوں۔ تو پھر یہ نہیں کہتے کہ رات کو اٹھنا کسی ہمت والے کا کام ہے۔ بلکہ اگر کوئی نہ اٹھے تو وہ کہتا ہے۔ کہ یہ امر میری سستی پر دلالت کرتا ہے۔ اور مجھے اس بات کا احساس ہے کہ مجھے اٹھنا چاہیئے۔

تو رمضان نے ہمیں جو سبق سکھایا ہے ہمیں اس سبق کو یاد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور نہ صرف تہجد پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے بلکہ مختلف اوقات میں نفلی روزے بھی رکھنے چاہئیں۔ اب کی دفعہ تو کچھ نفلی روزے اس مہینہ میں ہی آ گئے ہیں۔ جو میں نے دعاؤں کے لئے مقرر کئے ہیں۔ مگر اس کے علاوہ بھی روزے رکھتے رہنا چاہیئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ طریق تھا۔ کہ آپ نفلی روزے رکھتے رہتے تھے۔ اول تو رمضان کے ہی بعض روزے رہ جاتے ہیں۔ جنہیں دوسرے اوقات میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔

نماز کی پابندی

کا تو لوگ خاص طور پر خیال رکھتے ہیں اور اگر ایک وقت کی نماز رہ جائے۔ تو دوسرے وقت کی نماز کے ساتھ ملا کر پڑھ لیتے ہیں۔ لیکن رمضان کے روزے اگر رہ جائیں۔ تو وہ بہت کم رکھے جاتے ہیں۔ اس طرح بھی ہر انسان کے ذمہ کافی حساب جمع ہوتا رہتا ہے۔ اگر انسان رمضان کے علاوہ بھی روزے رکھتا رہے۔ تو اس قسم کی کمی باسانی پوری کر سکتا ہے۔ عورتوں کے لئے خصوصاً زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ کیونکہ بعض ایام ان پر ایسے آتے ہیں۔ جن میں روزہ رکھنا ان کے لئے جائز نہیں ہوتا بعض دفعہ بیمار ہو جاتی ہیں۔ اور بعض دن گو بظاہر ایام صحت ہوتے ہیں۔ مگر چونکہ روزہ کا مضر اثر ان کی یا ان کے بچہ کی صحت پر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان دنوں میں وہ روزہ نہیں رکھ سکتیں۔ جیسے ایام حمل ہیں یا رضاعت کے دن ہیں۔ ان دنوں میں روزہ رکھنے سے چونکہ بچہ کی صحت کو نقصان پہونچتا ہے۔ اس لئے شریعت انہیں رخصت دے دیتی ہے۔ مگر بہرحال یہ روزے اور دنوں میں رکھنے ضروری ہوتے ہیں۔ جس کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے۔ اگر انسان نفلی روزے رکھنے کا عادی ہو تو پہلے وہ فرض روزے رکھے گا۔ اور اگر

فرض روزوں کی ادائیگی

میں اگر کوئی کمی رہ جائے گی تو اسے نفلی روزے پورا کر دیں گے پس ہمیں رمضان کے بعد نفلی روزوں کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ طریق تھا۔ کہ آپ

پیر جمعرات اور بیر کو روزہ

رکھا کرتے۔ اور حدیثوں سے تو پتہ چلتا ہے۔ کہ بعض ایام میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم متواتر نفلی روزے رکھا کرتے تھے۔ اور آپ کو دیکھ کر نفلی روزے رکھنے کے متعلق صحابہ میں اس قسم کا جوش پیدا ہو گیا کہ ایک صحابی نے یہ عہد کیا۔ کہ میں روزانہ روزہ رکھا کروں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا۔ تو آپ نے فرمایا یہ ٹھیک نہیں۔ اس طرح تمہاری صحت کو نقصان پہونچے گا اس نے کہا یا رسول اللہ میرے اندر بہت طاقت ہے۔ اور میں روزانہ روزہ رکھ سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا بے شک تم میں اس وقت طاقت ہے مگر طاقت ایک عرصہ تک ہی چلتی ہے ہمیشہ انسان کے اندر ایک جیسی طاقت نہیں رہتی۔ چنانچہ آپ نے خود ہی فرمایا۔ اگر

نفلی روزے

رکھنے کی تم میں بہت طاقت ہے۔ تو ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھ لیا کرو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو۔ یہی صحابی جب بڑی عمر کے ہو گئے۔ تو کہا کرتے تھے کہ کاش میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصت سے فائدہ اٹھا لیتا کیونکہ اب روزے رکھنے مجھ پر کمزوری کی وجہ سے گراں گزرتے ہیں۔ مگر چونکہ میں نے خود ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس رنگ میں روزے رکھنے کی اجازت حاصل کی تھی۔ اس لئے اب میں چھوڑ نہیں سکتا۔ تو زیادہ سے زیادہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جو اجازت ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک دن روزہ رکھا جائے اور ایک دن نہ رکھا جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جو شخص اس طرح روزے رکھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے صائم الدھر یعنی

ہمیشہ روزے رکھنے والا

قرار دیا ہے۔ مگر اس روایت کے یہ معنے نہیں کہ کبھی نفلی روزے یکے بعد دیگرے رکھنے جائز نہیں یہ اس شخص کے لئے حکم ہے۔ جو ہمیشہ روزے رکھنا چاہئے لیکن اگر کوئی شخص ایسا نہ کرتا ہو۔ ہاں کبھی کبھی پندرہ سولہ دن کے اکٹھے روزے رکھ لیتا ہو۔ تو اس کے لئے ان ایام میں روزانہ روزے رکھنا جائز ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے یہ ثابت ہے۔ کہ آپ بعض دفعہ پندرہ پندرہ بیس بیس دن مسلسل نفلی روزے رکھتے چلے جاتے۔ ہاں یہ جائز نہیں ہوتا۔ کہ بغیر سحری کھائے یا بغیر افطار کئے مسلسل روزے رکھے جائیں۔ مثلاً افطاری تو کی مگر شام کا کھانا نہ کھایا اور سحری کھا کر دوسرا روزہ رکھ لیا۔ یا سحری نہ کھائی اور یونہی روزہ رکھ لیا۔ جیسے ہمارے ملک میں آٹھ پہرہ روزہ کہتے ہیں۔ اس قسم کے روزے متواتر رکھنے منع ہیں۔ رمضان کے ایام میں اگر سحری کے وقت کسی کی آنکھ نہیں کھلتی تو اسوقت اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔ وہ بغیر سحری کھائے آٹھ پہرہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ کیونکہ وہ فرضی روزے ہیں۔ مگر دوسرے ایام میں سحری کے بغیر نفلی روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔ اگر کوئی غریب ہے۔ اور اسے سحری کے وقت کچھ کھانے کو نہیں ملا تو یہ اور بات ہے۔ لیکن اگر کھانا موجود ہو۔ اور پھر وہ سحری کے وقت نہ کھائے تو یہ طریق نفلی روزوں میں جائز نہیں۔ (اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ صرف افطار پر کفایت کرے اور صبح شام کا کھانا کئی دن تک بند کئے رکھے)

اسی طرح نمازیں ہیں۔ نمازوں میں بھی نوافل کی طرف خاص طور پر توجہ رکھنی چاہئے۔ چندے بھی بعض فرضی ہوتے ہیں۔ اور بعض نفلی۔ اس میں بھی جماعت کی توجہ نفلی چندوں کی طرف بہت کم ہے۔ بعض تحریکیں ایسی ہوتی ہیں۔ جو میری طرف سے ہوتی ہیں۔ یا مرکز سلسلہ کے دوسرے اداروں کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اس قسم کی تحریکیں دراصل

فرضی چندہ کی صورت

رکھتی ہیں۔ مگر یہ کہ کوئی غریب مسکین سامنے آجائے اور اس کی مدد کے طور پر انسان کچھ دیدے یہ نفلی چندہ ہے۔ جس میں حصہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ مگر میں نے دیکھا ہے۔ جو فرضی چندے ہیں۔ یا جن چندوں کی تحریک میری طرف سے یا دوسرے مرکزی اداروں کی طرف سے کی جاتی ہے ان میں تو ہماری جماعت کے دوست اچھا حصہ لیتے ہیں۔ مگر ایسے چندے جو نفلی ہوتے ہیں۔ مثلاً کوئی غریب اور دکھیا سامنے آگیا اور اس کی حاجت روائی کر دی۔ اس میں بہت کچھ کمی ہے حالانکہ نفلی چندے بھی بہت کچھ انسان کی اصلاح کا موجب ہوتے ہیں۔ اسی طرح حج کا فریضہ ہمارے ملک میں بہت کم لوگ ادا کرتے ہیں۔ اور جو حج پر جاتے ہیں۔ وہ زیادہ تر ایسے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس پر حج فرض نہیں ہوتا۔ گویا جن پر حج فرض نہیں وہ تو حج کرنے چلے جاتے ہیں اور جن پر حج فرض ہے۔ ان میں سے بہت کم حج کرنے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہمارے ملک میں سات کروڑ مسلمان ہیں۔ اور ان سات کروڑ مسلمانوں میں سے سات آٹھ لاکھ آدمی ہمیشہ ایسا ہوتا ہے۔ جس پر حج فرض ہوتا ہے۔ مگر

حج پر جانے والے بیس پچیس ہزار سے زیادہ نہیں ہوتے

اور ان میں سے بھی اکثر وہ ہوتے ہیں۔ جن پر حج فرض نہیں ہوتا۔ وہ یا تو غریب اور مسکین ہوتے ہیں۔ یا وہ مصیبت زدہ ہوتے ہیں۔ جن کو اپنے چین اور اطمینان کا اور کوئی ذریعہ نہیں ملتا اور وہ چاہتے ہیں۔ کہ حج کرکے ہی اپنے دل کو ٹھنڈک پہنچا لیں۔ مثلاً ایک غریب بیوہ ہے۔ خاوند اس کا مر چکا ہے۔ اور اس کے دل میں دکھ اور درد ہے اب وہ اپنے دل کے دکھ اور درد کو دور کرنے کا ذریعہ یہی دیکھتی ہے کہ حج کر آئے شاید اسی طرح اس کے دل کو سکون نصیب ہو۔ یا کوئی بڈھا ہے۔ اس کی بیوی مر چکی ہے۔ اور اب اس کا دل بھی دنیا سے سرد ہو چکا ہے۔ وہ اٹھتا ہے۔ اور

آخرت کا توشہ جمع کرنے کی نیت سے

حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ گویا ان کا حج حج نہیں ہوتا بلکہ ان کے زخمی دلوں کے لئے ایک مرہم ہوتی ہے۔ وہ دکھیا ہوتے ہیں۔ مصیبتوں اور غموں میں گرفتار ہوتے ہیں۔ انہیں چین اور اطمینان نصیب نہیں ہوتا۔ وہ کہتے ہیں آؤ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مولد اور آپ کا آخری مقام جاکر دیکھ آئیں وہاں جاکر ہم دعا کریں گے۔ شاید اللہ تعالےٰ اسی طرح ہمارے دل کو تسلی دے دے اور یا پھر بعض لوگ صرف اس لئے حج کرتے ہیں۔ کہ لوگوں میں وہ حاجی کہلا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک قصہ سنایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے ایک حاجی لوگوں کی دعوتیں کرنے کا بہت شوقین تھا۔ مگر محض اپنے حج جتانے کے لئے۔ چنانچہ جب وہ دستر خوان پر بیٹھتا تو نوکر کو آواز دیتا۔ کہ ارے جلدی وہ سلفچی لانا جوئیں پہلے حج پر لایا تھا۔ اور دیکھنا آفتابہ وہ لانا جو دوسرے حج پر مَیں لایا تھا۔ اور دستر خوان یہ تم نے کیا بچھا دیا۔ وہ دستر خوان لاؤ جو میرے حج پر مَیں لایا تھا۔ اسی طرح وہ اپنے سات آٹھ حج گنوا جاتا ایک دفعہ کسی نیک آدمی کی اس نے دعوت کی اور جب کھانا کھانے کے لئے بیٹھا تو اسی طرح اس نے اپنے حج گنانے شروع کر دیئے وہ بزرگ سنکر کہنے لگے مَیں کھانا تو بہر حال کھا لوں گا۔ آپ اپنے حج کیوں خراب کرتے ہیں۔

تو ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو محض حاجی کہلانے کے لئے حج کرنے جاتا ہے۔ ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو اپنے

زخمی اور مجروح دلوں پر مرہم رکھنے کے لئے

حج کرنے جاتا ہے۔ ایک طبقہ ایسا ہے جو محبت اور خلوص سے حج کرنے جاتا ہے مگر حج اس پر فرض نہیں ہوتا۔ اس کا حج چاہے ایک دفعہ ہو یا دو دفعہ بہرحال نفلی حج ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ حج اس پر فرض نہیں ہوتا ہاں اپنی اس محبت اور عشق کے جوش میں جو اسے خدا اور اس کے رسول سے ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے۔ مگر چونکہ حج اس پر فرض نہیں ہوتا اس لئے اس کا حج نفلی حج ہی قرار پاتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے۔ جیسے کسی انسان پر زکوٰۃ فرض نہ ہو۔ اور وہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکال دے تو اس کی زکوٰۃ

نفلی صدقہ و خیرات

میں شمار ہوگی۔

غرض بہت تھوڑا طبقہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے۔ جن پر حج فرض ہوتا ہو اور وہ اپنے فرض کی ادائیگی کے لئے حج کرنے جاتے ہوں۔ حالانکہ جن پر حج کرنا فرض ہو اُن کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ حج کرنے جائیں بلکہ اگر وہ فرضی حج ادا کرنے کے بعد نفل کے طور پر ایک اور حج کرکے اپنے حج کے رکن کو مکمل کر لیں تو یہ اور بھی اچھی بات ہے۔ تا کہ فرض حج میں اگر کچھ کمی رہ گئی ہو تو نفلی حج سے وہ پوری ہو جائے۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ نفلی عبادتوں کا مقام مقام شفاعت ہے۔ شفع کے معنے جفت کے ہوتے ہیں۔ اور جس قدر فرائض ہیں۔ وہ بھی اکیلے انسان کے کام نہیں آسکتے بلکہ ضروری ہوتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ نوافل کو ملایا جائے۔ اکیلا فرض حج ایسی چیز نہیں جو انسان کو کامل فائدہ پہنچا سکے جب تک اس فرض حج کے ساتھ کسی نفلی حج کو بھی شامل نہ کیا جائے یہی حال اور فرائض کا ہے

اگر آپ دُنیا کے تازہ ترین حالات اور بے لاگ تنقید پڑھنا چاہتے ہیں۔ تو

پیسہ اخبار لاہور

کا مطالعہ کیجئے جو عالم اسلام کی دلچسپیوں کا مرقع اور آزادیٔ وطن کا اولین سالار ہے۔ جو لوگ روزانہ اخبار خریدنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ ان کیلئے یہ بہترین ہفتہ وار مصور پرچہ ہے۔ جدید ہاتھوں میں اس کی ترقی اور توسیع اشاعت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ صرف تین روپے ہے ایک دفعہ ضرور نمونہ مفت طلب کریں۔ منیجر پیسہ اخبار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

248

پس جس طرح شفاعت میں ایک جوڑ اور اتحاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح فرائض کے ساتھ بھی جوڑ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہ جوڑ نوافل سے ہوتا ہے۔ پس

نفلی عبادات شفاعت کا رنگ رکھتی ہیں۔

جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت میں سے سب سے زیادہ میری شفاعت کا مستحق وہ شخص ہوگا۔ جس نے سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہا۔ اب جس نے سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔ وہ تو پہلے ہی نجات یافتہ ہوگا۔ اس کے لئے کسی شفاعت کی ضرورت کیا ہوگی۔ اس میں بھی درحقیقت اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ انسان خواہ کس قدر خلوص کے ساتھ عبادات بجالائے۔ پھر بھی کوئی نہ کوئی کمی رہ جاتی ہے۔ جس کے لئے شفاعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اصل میں کامل فرد جو اکیلا ہو۔ اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ باقی خواہ فرشتے ہوں خواہ انسان ہوں خواہ اعمال ہو۔ خواہ اعتقادات ہوں سب جوڑہ کے محتاج ہیں۔ لا الہ الا اللہ بے شک اپنی ذات میں انسان کو نجات دلانے والا ہے۔ مگر پھر بھی کئی قسم کی کمی رہ جاتی ہے۔ اور یہ کمی اسی وقت دور ہوسکتی ہے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کے ساتھ شامل ہوجائے بلکہ کلمہ طیبہ میں

لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کے الفاظ کا اضافہ

اسی شفاعت کے مسئلہ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے کیا گیا ہے بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں اور کہا کرتے ہیں۔ کہ جب لا الہ الا اللہ کہہ دیا تو وہی کافی تھا۔ محمد رسول اللہ کی اس کے ساتھ کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن سب سے زیادہ میری شفاعت کا مستحق وہ شخص ہوگا جس نے سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہہ دیا ہو۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ من اسعد الناس بشفاعتك یوم القیامۃ آپ کی شفاعت سے سب سے زیادہ حصہ لینے کی سعادت قیامت کے دن کون شخص حاصل کرے گا۔ آپ نے فرمایا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مجھے پہلے ہی یہ خیال تھا۔ کہ چونکہ تم مجھ سے بہت باتیں دریافت کرتے رہتے ہو۔ اس لئے یہ سوال بھی تم ہی مجھ سے پوچھو گے۔ پھر آپ نے فرمایا اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قیامت کے دن میری شفاعت میں سے سب سے زیادہ وہ شخص حصہ لے گا۔ من قال لا الہ الا اللہ جس نے سچے دل سے لا الہ الا اللہ کہہ دیا ہو۔ اب ایک طرف تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں۔ کہ میری شفاعت میں سے سب سے زیادہ وہ شخص حصہ لے گا۔ جو خلوص دل سے لا الہ الا اللہ کہے گا۔ اور دوسری طرف آپ یہ فرماتے ہیں کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ اب ادھر آپ لا الہ الا اللہ کہنے کے ساتھ ہی انسان کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف آپ یہ فرماتے ہیں کہ جو لا الہ الا اللہ کہے گا اسے میری شفاعت میں سے حصہ ملیگا۔ یہ بظاہر

دو متضاد باتیں

دکھائی دیتی ہیں۔ مگر دراصل متضاد نہیں۔ اور اس کے معنے درحقیقت یہی ہیں۔ کہ لا الہ الا اللہ خلوص دل اور پوری احتیاط کے ساتھ کہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے باوجود انسان سے کوئی نہ کوئی غلطی ہوجاتی ہے۔ پس وہ جو اپنی طرف سے عمل کی پوری کوشش کرتا ہے مگر پھر بھی انسانی کمزوریوں کی وجہ سے اس سے کوئی نہ کوئی کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اس کیلئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے اسلئے اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ میں لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ رکھا یہ بتانے اور واضح کرنیکے لئے کہ تم لا الہ الا اللہ تو کہہ رہے ہو۔ اور اس کے مطابق عمل کرنے کی بھی کوشش کروگے مگر یاد رکھو تم سے پھر بھی کوئی نہ کوئی کوتاہی ضرور ہوجائے گی۔ اس لئے ہم تمہیں بتا دیتے ہیں کہ تم اس کے ساتھ

محمد رسول اللہ کو بھی یاد رکھنا

کیونکہ وہی ہیں جو تمہاری اس قسم کی کمی کو اپنی شفاعت سے پورا کر دیں گے۔ پس جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا۔ وہی ہے جو نجات پانے کا مستحق ہے۔ بیشک اپنی ذات میں لا الہ الا اللہ بھی کافی ہے۔ مگر کافی چیز میں بھی کوئی نہ کوئی نقص رہ جاتا ہے۔ پس پوری نیت۔ پورے اخلاص۔ پوری کوشش اور پوری سعی کے بعد جو نقص رہ جائیں گے۔ ان کے دفعیہ کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے حضور شفاعت کریں گے۔ اور کہیں گے یا اللہ یہ مجھ سے ملتا جلتا ہے۔ صرف تھوڑی سی اس میں کمی ہے تو میری دعا اور التجا کی برکت سے اس کمی کو پورا فرمادے۔ گویا شفاعت کیا ہے وہی وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں کیا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرنا چاہتے۔ اور اس کا قرب حاصل کرنے کے خواہاں ہو۔ تو میری اتباع کرو جب کوئی میری اتباع کرے گا۔ تو خدا کہیگا۔ یہ بھی

میرے محمد جیسا

ہے۔ آؤ اسے بھی میں اپنی گود میں بٹھا لوں پس اگر تم میری اتباع کروگے تو یحببکم اللہ۔ خدا تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ اور وہ کہے گا کہ اس کی شکل بھی میرے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شکل کے مشابہ ہے جیسے اگر اپنے بچہ کی شکل سے کسی اور بچے کی شکل ملتی جلتی ہو تو انسان اسے پیار کرنے لگ جاتا ہے اسی طرح خدا اس شخص سے پیار کرنے لگ جاتا ہے۔ جس کی روحانی شکل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل سے ملتی جلتی ہو میرے

بچپن کے زمانہ کا ایک واقعہ

ہے۔ جو نقش فی الحجر کی طرح میرے دماغ میں محفوظ ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک لڑکا ایک دفعہ فوت ہوگیا۔ یہ عبد الحی مرحوم رضی اللہ عنہ سے پہلے کی بات ہے۔ مجھے اب اس وقت صحیح طور پر یاد نہیں۔ کہ وہ آپ کا لڑکا تھا یا نواسہ۔ بہرحال وہ آپ کے گھر کا ہی کوئی بچہ تھا۔ ہمارے گھر سے والدہ وغیرہ بھی ادھر گئیں۔ ان دنوں ہمارے گھر میں ایک ملازمہ تھی۔ جس نے مجھے دودھ بھی پلایا تھا۔ وہ ملازمہ والدہ کے ساتھ ہی تھی۔ جب حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے مکان پر وہ پہونچی۔ تو وہ ملازمہ اتنا روئی اتنا روئی۔ کہ گھر والوں کو بھی بچہ کی وفات پر اتنا رونا نہ آیا تھا۔ اس کی ہچکی بندھ گئی۔ اور رونا ختم ہونے میں ہی نہ آتا تھا۔ سب کو تعجب ہوا۔ کہ یہ کیوں اس قدر رو رہی ہے۔ مگر کسی کی سمجھ میں یہ راز نہ آتا تھا۔ آخر والدہ صاحبہ نے اس سے پوچھا۔ کہ تم اتنا کیوں رو رہی ہو۔ ضرور اس میں کوئی بھید ہے۔ پہلے تو اس نے نہ بتایا مگر جب انہوں نے زیادہ اصرار کیا تو وہ کہنے لگی کہ اصل بات یہ ہے کہ جب بچے کا جنازہ نکلا۔ اور اس کے ساتھ میں نے

پیر منظور محمد صاحب

کو دیکھا۔ تو ان کو دیکھ کر مجھے اپنا ایک بھائی یاد آگیا۔ جو عین جوانی کے عالم میں وفات پاچکا تھا۔ وہ کشمیرن تھی۔ اور اس کا بھائی بھی نہایت مضبوط جوان اور گورے رنگ کا تھا۔ اور پیر منظور محمد صاحب بھی اپنی جوانی کے عالم میں بہت مضبوط جسم کے تھے۔ اور ان کا رنگ بھی خوب گورا تھا۔ پس انہیں دیکھ کر اس ملازمہ کو اپنا بھائی یاد آگیا۔ اور اس وجہ سے وہ خوب روئی۔ تو مشابہت بھی انسان کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ بلکہ شکل کی مشابہت تو الگ رہی

جنس کی مشابہت

بھی بعض دفعہ اپنی توجہ کھینچے بغیر نہیں رہتی۔ آدمی سے آدمی یاد آجاتا ہے۔ اور بچے سے بچہ۔ چاہے ان دونوں کی شکل کی آپس میں کوئی نسبت ہی نہ ہو۔ بدر کی جنگ میں ایک عورت دیوانہ وار ادھر ادھر دوڑ رہی تھی۔ اور جہاں کہیں اسے کوئی بچہ نظر آتا۔ اسے اٹھاتی۔ گلے سے چمٹاتی۔ اور پیار کرکے چھوڑ دیتی۔ اور دیوانہ وار پھر دوڑ پڑتی

پھر کوئی اور بچہ نظر آتا تو اسے سینہ سے چمٹاتی پیار کرتی اور اسے وہیں چھوڑ کر پھر آگے دوڑ پڑتی۔ یہاں تک کہ آخر اسے ایک بچہ ملا اس نے اس بچہ کو اٹھایا۔ سینہ سے لگایا اور پھر اسے گود میں لے کر میدان جنگ میں ہی بیٹھ گئی اور اس کا تمام کرب اور اضطراب جاتا رہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ تم نے اس عورت کو دیکھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے دیکھا کس طرح یہ مجنونانہ طور پر ادھر ادھر پھر رہی تھی جہاں اسے کوئی بچہ نظر آتا اسے اٹھاتی پیار کرتی اور پھر ایک دیوانگی اور جنون کی حالت میں دوڑ پڑتی۔ مگر جب اس کو اپنا بچہ مل گیا تو اس کا

تمام کرب اور اضطراب جاتا رہا

اور وہ آرام سے اسے گود میں لے کر بیٹھ گئی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جس طرح یہ عورت اپنے بچہ کی تلاش میں مجنونانہ طور پر پھر رہی تھی۔ اور اپنے بچہ کے لئے مضطرب اور بے تاب تھی اسی طرح

خدا بھی اپنے گمراہ بندے کے لئے بے تاب ہوتا ہے

اور جب وہ بندہ توبہ کر کے اس کے حضور حاضر ہوتا ہے تو اسے ایسی ہی راحت حاصل ہوتی ہے جیسی اس عورت کو اپنا بچہ پا کر حاصل ہوئی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر

تو مشابہتیں بلکہ بعض دفعہ ناقص مشابہتیں بھی انسان کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کو اپنے بچہ کی تلاش میں جب مجنونانہ وار ادھر ادھر دوڑتے دیکھا تو آپ کو یہ نظارہ دیکھ کر وہ نظارہ یاد آگیا جو ایک گنہگار بندہ کے توبہ کرنے پر عالم بالا میں رونما ہوتا ہے اور یہ ناقص مشابہت آپ کے ذہن کو اس واقعہ کی طرف کھینچ کر لے گئی۔

تو جو شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرے گا اور آپ کا نقش اپنے اندر پیدا کریگا قیامت کے دن وہ کیوں خدا کو پیارا نہیں ہوگا اور کیوں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب نہیں ہوگا اور شفاعت کے معنے بھی یہی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کریں گے کہ یا اللہ یہ بھی میرے ساتھ ملتا ہے یا اللہ وہ بھی میرے ساتھ ملتا ہے اور جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا جلتا ہوگا یہ ناممکن ہے کہ خدا اس سے محبت نہ کرے۔)

تو اعمال میں کمال

پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ انسان نوافل ادا کرے تاکہ اس کی جو کوتاہیاں ہیں وہ دور ہو جائیں اور جو زائد نیکیاں ہوں وہ اسے اللہ تعالےٰ کے اور زیادہ انعامات کا مستحق بنا دیں

درحقیقت اللہ تعالےٰ کی ذات فرض سے مشابہت رکھتی ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نفل سے جس طرح فرضوں کے ساتھ نوافل کا ہونا ضروری ہے اسی طرح لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کہنا بھی ضروری ہے۔ اور جس طرح نوافل کے بغیر اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا اسی طرح کوئی شخص اس وقت تک اللہ تعالےٰ کا محبوب نہیں بن سکتا جب تک وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اطاعت نہ کرے۔

یہ سبق ہے جو ہماری جماعت کو نہ صرف رمضان میں بلکہ رمضان کے بعد بھی یاد رکھنا چاہیئے مگر بہت لوگ ایسے ہیں جو عید کے دن ہی سبق انکو بھول جاتے ہیں وہ رمضان میں روزے رکھیں گے تہجد پڑھیں گے۔ تلاوت قرآن کریم کریں گے۔ ذکر الٰہی اور دعاؤں پر زور دیں گے مگر جونہی عید آئے گی تو

وہ نیکی کے اس جبہ کو اتار کر رکھ دیں گے

اور کہیں گے اب یہ جبہ اگلے سال رمضان میں پہن لیں گے جس طرح غریب لوگ اپنے بعض اچھے کپڑے سنبھال کر رکھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ کہ ان کپڑوں کو ہم عید یا شادی بیاہ کے موقع پر پہنیں گے اسی طرح وہ عبادت کا جبہ رمضان میں تو پہنے رہتے ہیں مگر جونہی عید کا دن آتا ہے اس جبہ کو اتار دیتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اب یہ جبہ اگلے رمضان کو پہنیں گے حالانکہ

عبادات کا جبہ رکھنے کے لئے نہیں بلکہ پہننے کے لئے ہوتا ہے

باقی تمام کپڑے پہننے سے رفتہ رفتہ پھٹ جاتے ہیں مگر یہ وہ جبہ ہے۔ کہ اسے جتنا زیادہ پہنیں اتنی ہی زیادہ اس میں صفائی پیدا ہوتی ہے۔ پس بجائے اس کے کہ عید کے دن ہی اس جبہ کو اتار دیا جائے۔ کوشش کی جائے کہ یہ جبہ تمہارے جسم سے نہ اترے کیونکہ جتنا زیادہ یہ تمہارے تن پر رہے گا۔ اتنی ہی زیادہ اس میں صفائی پیدا ہوگی میں امید کرتا ہوں کہ اس رمضان سے ہماری جماعت کے دوست یہ فائدہ

سر درد۔ دانت درد۔ کان درد وغیرہ تمام دردوں میں یہ ایک آسان اور نہایت قابل اعتبار دوا ہے۔ اس کے اندر ایک بھی ایسا جز نہیں جو زہریلا یا نقصان دہ ہو۔ اس کے استعمال سے فوری تسکین آنے کے ساتھ ہی یہ دردوں کے حقیقی اسباب کو دور کر کے پوری صحت لاتی ہے

امرت دھارا اندرونی اور بیرونی دونوں قسم کے دردوں کی نہایت قابل اعتبار دوا ہے۔ یہ صرف دردوں کو ہی رفع نہیں کرتی۔ بلکہ خون کے اندر تحریک لا کر مرض کو جڑھ سے اکھاڑتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جوڑوں اور پٹھوں سے تعلق رکھنے والے دردوں اور چوٹ نیز زخم کے باعث ہونے والی سوجن اور درد کے لئے یہ ایک لاثانی دوا ہے پیٹ درد اور شول میں اسے کھانے سے فوراً آرام ملتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ نمونہ آٹھ آنے۔

آج ہی کسی اچھی دوکان سے ایک شیشی خرید کریں۔

امرت دھارا

امرت دھارا کلکتہ بمبئی امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا پوسٹ آفس لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

249

اٹھائیں گے اور کوشش کریں گے کہ نفلی عبادات کا جو خدا تعالےٰ نے انہیں موقع دیا تھا اسے ضائع نہیں کریں گے بلکہ ہمیشہ اس سے فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ تاکہ اگلا رمضان پہلے سے بھی بہتر حالت میں آئے اور درمیانی نوافل ان کی تمام قسم کی کوتاہیوں اور کمیوں کو پورا کر دیں۔ خواہ وہ نماز کی قسم میں سے ہوں یا زکوٰۃ کی قسم میں سے ہوں یا روزوں کی قسم میں سے ہوں یا حج کی قسم میں سے ہوں۔ جب وہ ایسا کریں گے تو چونکہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثیل ہو جائیں گے اس لئے

وہ شفاعت کے مستحق ہونگے

اور انہی کا کہا ہوا لا الٰہ الا اللہ حقیقی معنوں میں لا الٰہ الا اللہ ہوگا۔

تمام جماعتیں اور افراد السابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں "قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ فاستبقوا الخیرات یعنی دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اور جلدی بڑھنے کی کوشش کرو۔ پس اللہ تعالےٰ کے اس فرمان کے مطابق احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے وعدے جلد سے جلد حضور کے پیش کریں کیونکہ سبقت کا ثواب اسی صورت میں ملتا ہے۔ کہ جب اپنے امام کا ارشاد پڑھتے ہی اس پر لبیک کہہ دیا جائے۔ اس وقت تک حضور کے سامنے جو وعدے پیش ہو چکے ہیں۔ وہ سب کے سب بفضل خدا اضافے کے ساتھ ہیں۔ جیسا کہ شائع شدہ لسٹ سے ظاہر ہے۔ اور جو وعدے آرہے ہیں وہ بھی اضافے کے ساتھ ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بفضل خدا ہر قربانی میں نمونہ اور مشعلِ راہ بنا رہا ہے۔ بالخصوص تحریک جدید میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانیاں سنہری حروف سے لکھی جانے والی ہیں۔

چنانچہ محترمہ سیدہ امۃ القیوم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا وعدہ -/۱۲۰ سال پنجم سے دوچند ہے اور خود صاحبزادہ صاحب کا وعدہ -/۲۰۰ روپے ۳۰ فیصدی اضافہ کے ساتھ ہے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے -/۴ /۲۵۱ کا وعدہ ہی نہیں کیا بلکہ نقد رقم داخل کر دی ہے۔ اور حضرت نواب عبد اللہ خان صاحب نے معہ اپنی بیگم صاحبہ کے -/۹۵۲ کا وعدہ بفضل خدا اپنے امام کے حضور پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ نے توفیق دی تو اس سے بھی زیادہ رقم پیش کرونگا اور انشاء اللہ یہ رقم جلد تر ادا کروں گا۔

محترمہ استانی میمونہ صوفیہ جہاں محلہ دار الفضل کے چندے کی وصولی کا انتظام کرتی ہیں۔ اور مرکزی لجنہ میں بھی کام کرتی ہیں۔ وہاں انہوں نے نصرت گرلز سکول کی استانیوں اساتذہ اور نصرت گرلز سکول کی طالبات سے جماعت وار وعدے کی فہرست مکمل کر کے حضور کے پیش کی۔ یہ فہرست انہوں نے تین دن کے اندر پیش کر دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ہر جماعت کے سکرٹری مال تحریک جدید کو جہاں تک جلد سے جلد ممکن ہو۔ وعدوں کی فہرست مکمل کر کے براہ راست حضور کی خدمت میں بھجوانی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

قادیان میں بارعایت سکنی اراضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداروں کیلئے خاص موقع

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ قریب آرہا ہے اور بوجہ خلافت جوبلی یہ جلسہ انشاء اللہ خاص طور پر بارونق اور شاندار ہوگا۔ اس تقریب کی خوشی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر قادیان کی سکنی اراضی کی قیمت میں دس فی صدی کی رعایت کر دی جائے۔ یہ رعایت ۱۶ دسمبر ۱۹۳۹ء سے لے کر ۱۵ جنوری ۱۹۴۰ء تک رہے گی۔ اور صرف نقد قیمت ادا کرنے والوں کو دی جائیگی۔ امید ہے کہ دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق بنیں گے۔ اس وقت قادیان کے مختلف محلوں میں قطعات موجود ہیں اور دوکانوں کے قطعات بھی ہیں۔ اور ہر موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ قیمت مقرر ہے۔ فروخت کے لئے ہماری طرف سے مکرمی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل مقرر ہیں۔

خاکسار:- میرزا بشیر احمد قادیان